مادرِ علمی ہماری پہچان

عزمِ عالی شان

شاہد احمد

کراچی یونیورسٹی کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ 1973 المنائی رجسٹرڈ

www.kuchem1973alumni.com

عزمِ عالی شان

کراچی یونیورسٹی کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ 1973 المنائی
میگزین 2026

عہدیدار

چیئرمین	پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ شمیم (امریکا)
ممبرز (اوورسیز)	ڈاکٹر التفات حسن (امریکا) وسیم قمر خان (امریکا) پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم اختر (بحرین)
ممبرز (پاکستان)	سیّد عابد ممتاز زاہد علی بیگ پروفیسر ضیاء الرحمٰن ضیا

مجلسِ ادارت

مدیر اعلیٰ	ڈاکٹر التفات حسن
مدیر	پروفیسر ضیاء الرحمٰن ضیا
مجلسِ ادارت	زاہد علی بیگ، پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم اختر سیّد عابد ممتاز، تسنیم الیاس پروفیسر سیّد کامل شیر، پروفیسر محمد ضرّ ارخان غیاث الدین احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق کراچی یونیورسٹی کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ 1973 المنائی (رجسٹرڈ) محفوظ ہیں

مشاورت : ناظم الدین

معاونین : ارشد زماں، سیّد ہاشم رضا تقوی، عابد علی بیگ اور منصور احمد

سرورق : شہزاد احمد

گرافک ڈیزائنر : ربا انعم (کینیڈا)

ترتیب و کمپوزنگ : عدیل ارشد خان

پروف ریڈنگ : منصور احمد

تدوین و تزئین : شہزاد احمد

خطّاطی : مجیب الرحمٰن

اشاعت : جنوری 2026

ریسورس پرسن : ندا شیخ

پتہ 1973 المنائی : 98 ماؤنٹین ہائٹس ایونیو، لنکن پارک

نیوجرسی، امریکا۔07035

ویب سائٹ : www.kuchem1973alumni.com

رابطہ برائے میگزین : ڈاکٹر التفات حسن (امریکا)

ضیاء الرحمٰن ضیا (پاکستان)

آؤ کہ کوئی خواب بُنیں

ساحر لدھیانوی

آ ؤ کہ کوئی خواب بُنیں کل کے واسطے
ورنہ یہ رات آج کے سنگین دَور کی
ڈس لے گی جان و دل کو کچھ ایسے کہ جان و دل
تاعمر پھر نہ کوئی حسین خواب بُن سکیں

کہ ہم سے بھاگتی رہی یہ تیزگام عمر
خوابوں کے اثر پر کٹی ہے تمام عمر

معراجِ فن کے خواب، کمالِ سخن کے خواب
تہذیبِ زندگی کے، فروغِ وطن کے خواب
زندگی کے خواب، کوچۂ دارورَسن کے خواب
یہ خواب ہی تو اپنی جوانی کے پاس تھے
یہ خواب ہی تو اپنے عمل کی اَساس تھے
یہ خواب مر گئے ہیں تو بے رنگ ہے حیات
یوں ہے کہ جیسے دستِ تہہِ سنگ ہے حیات

آ ؤ کہ کوئی خواب بُنیں کل کے واسطے
ورنہ یہ رات آج کے سنگین دَور کی
ڈس لے گی جان و دل کو کچھ ایسے کہ جان و دل
تاعمر پھر نہ کوئی حسین خواب بُن سکیں

انتساب

ہمارے اساتذائے کرام

جو ہمارے معمار ہیں

اور

ہمارے کلاس فیلوز اور

کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کی تعمیر کے

عظیم الشان منصوبے

"عزمِ عالی شان"

کے روحِ رواں

شاہد احمد

کے

نام

Office of the Vice Chancellor, University of Karachi
Karachi - 75270, Pakistan

Prof. Dr. Khalid Mahmood Iraqi
Vice Chancellor

پیغام

’’کراچی یونیورسٹی کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ 1973 المنائی‘‘، 2023 میں اپنے ماسٹرس کی تکمیل کی گولڈن جوبلی منانے سے اب تک مختلف ترقیاتی کاموں میں مصروف ہیں۔

انہوں نے گزشتہ چند برسوں میں ڈیپارٹمنٹ کے لیے جو مثالی کام کیے، وہ ان کی اپنی مادرِ علمی سے گہری وابستگی کا ثبوت ہیں۔ تجربہ گاہوں میں جدید انسٹرومینٹس، لائبریری میں کیمسٹری کی جدید کتابوں کی فراہمی، ڈیپارٹمنٹ کے ایڈمن بلاک کی تزئین و آرائش اور وہاں طلبہ اور اساتذہ کے لیے سہولیات میں اضافے کے ساتھ ساتھ غریب طلبہ کی فیسوں کی ادائیگی اور ایم فل اور پی ایچ ڈی کے طلبہ کے لیے میرٹ اسکالرشپس کی مسلسل فراہمی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

’’1973 المنائی‘‘ نے امریکا میں رہائش پذیر اپنے ایک کلاس فیلو شاہد احمد کے دیئے گئے ایک گراں قدر عطیے سے 9 ستمبر 2025 سے ڈیپارٹمنٹ میں ایک بڑے تعمیراتی منصوبے کا آغاز کیا ہے۔ یہ 1960 کی دہائی میں کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کی یہاں منتقل کے بعد سب سے بڑا تعمیراتی منصوبہ ہے۔ اس کے تحت یہاں کے طلبہ اور اساتذہ کو جدید تعلیمی اور تحقیقی سہولیات میسر ہوں گی۔ منصوبے کے پہلے مرحلے کا افتتاح 8 جنوری 2026 کو کیا جارہا ہے۔ میں اس علم دوست کاوش پر ’’1973 المنائی‘‘ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

مجھے یقین ہے کہ ’’1973 المنائی‘‘ کی طرح کراچی یونیورسٹی کے دیگر شعبوں کے فارغ التحصیل طلبہ بھی اپنے اپنے شعبوں میں جدید تعلیمی سہولیات کی فراہمی اور تحقیق کے معیار مزید بلند کرنے کے لیے آگے بڑھیں گے۔

(پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود عراقی)
شیخ الجامعہ

Phone : (92-21) 99261336, (92-21) 99261337, Fax: (92-21) 99261340
Email: vc@uok.edu.pk Web: www.uok.edu.pk

پیغام ۔ التفات حسن

امریکا کے سیاہ فام شہری مارٹن لُوتھر کنگ جونیئر، انسانی حقوق کے علم بردار، ایک عظیم رہنما تھے۔
اُن کی شہرت کا آغاز 1955 میں صرف چھبیس (26) برس کی عمر سے ہوا۔ پھر وہ بڑی تیزی سے عوام میں مقبول ہوتے چلے گئے۔
اُنہیں 1964 میں ''امن کا نوبیل انعام'' دیا گیا۔
4 اپریل 1968 کو انہیں قتل کر دیا گیا۔ اُس وقت اُن کی عمر صرف سینتیس (37) برس تھی۔
اُنہوں نے 28 اگست 1963 کو انسانی حقوق کے بارے میں ایک تاریخی تقریر کی، جو "I have a dream" کے عنوان سے مقبول ہے۔ اس کا شمار انسانی تاریخ کی چند بہترین تقریروں میں کیا جاتا ہے۔
اُس وقت میری عمر صرف گیارہ برس تھی۔ میں نے یہ تقریر پہلی بار اپنی نوجوانی میں سنی۔ پھر یہ چار الفاظ "I have a dream" میرے ذہن سے چپک کر رہ گئے۔ میں نے خواب بُننا شروع کیے اور میں خواب بُنتا ہی چلا گیا۔ ایک خواب، اُس کے بعد دوسرا خواب۔
مارٹن لُوتھر کنگ جونیئر کے زمانے میں امریکا تین طبقات میں منقسم تھا۔
اَپر کلاس، مڈل کلاس، لوئر کلاس۔
آج تیسری دُنیا کے ممالک چار بڑے طبقات میں تقسیم ہیں:
بہت امیر، امیر، غریب اور بہت غریب۔
اگر ان ملکوں میں مڈل کلاس ہے بھی تو تیزی سے ختم ہوتی جا رہی ہے۔
میرا تعلق ایک اوسط گھرانے سے تھا، لیکن میں ہمیشہ سے بڑے خواب دیکھتا تھا۔ میں انٹر اور یونیورسٹی کے ابتدائی دو برسوں تک نمبروں کے اعتبار سے بہت غریب تھا۔ بس جیسے تیسے پاس ہو گیا تھا۔ لیکن میں نے اپنے خوابوں میں خود رنگ بھرے۔ وقت کو اپنے تابع کر لیا۔ خوب محنت کی اور وقت کو ضائع نہیں ہونے دیا۔ میرے ہمراہ صرف میرے خواب تھے، صرف خواب ہی نہیں، بلکہ سنہری خواب۔
میں بی ایس سی آنرز اور ایم ایس سی میں فرسٹ کلاس میں پاس ہوا تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں نے پوزیشن حاصل کر لی۔
پھر میں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ خواب دیکھتا رہا، تعبیر پاتا رہا۔ ایک امریکن یونیورسٹی میں اسکالرشپ پر داخلہ لینے میں کامیاب ہوا، وہاں سے پی ایچ ڈی کے بعد میں نے دُنیا کی صفِ اوّل کی یونیورسٹی، ہارورڈ سے پوسٹ ڈاکٹورل ریسرچ کی۔
1995 سے 1997 تک زندگی کا ایک اور کڑا دَور آیا۔ مجھے امریکا میں کئی چھوٹی چھوٹی ملازمتیں کرنا پڑیں۔
خواب بکھرنے لگے، لیکن میں نے ہمت نہیں ہاری۔ جدوجہد جاری رکھی۔ ایک بار پھر خواب حقیقت بننے لگے۔ میں 2003 سے اب تک مختلف اداروں میں وائس پریزیڈنٹ کوالٹی کنٹرول کے فرائض انجام دے رہا ہوں۔
مجھے سب نعمتیں میسر ہیں، لیکن خواب کا تسلسل ہے کہ ختم ہی نہیں ہوتا۔
یہ بھی ایک خواب سا لگتا ہے کہ
زندگی کے آخری موڑ پر، ''1973 المنائی'' نے، ہم نصف صدی پہلے کے تمام قریبی دوستوں کو یکجا کر دیا ہے۔
ہم خواب در خواب آگے بڑھ رہے ہیں
''خدمت میں عظمت ہے'' یہ بھی ایک بہت بڑا خواب ہے
ہمارا خواب ہے ''عزمِ عالی شان''
آپ سب نوجوانوں کی موجودگی میں اس وقت میرا دل کہہ رہا ہے

We have a dream

We have a dream

پیغام ۔ شاہد احمد

میرے لیے یہ بڑے فخر کے لمحے ہیں کہ میں اپنے کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کے آج کے طلبہ سے مخاطب ہوں۔

میری پوری زندگی ایک جہدِ مسلسل ہے۔

میں نے ایک اوسط گھرانے میں آنکھیں کھولیں۔ کچھ بڑا ہوا تو میں والد کی ذمہ داریوں میں اُن کا ہاتھ بٹانے لگا۔

مجھے ابتدا ہی سے کیمسٹری سے عشق ہے۔ جب مجھے کراچی یونیورسٹی کے کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ میں داخلہ ملا تو مجھے یوں لگا کہ دروازۂ خاور کھل گیا۔ میں اُس زمانے میں ٹیوشن پڑھا کر اپنے اخراجات پورے کرتا تھا۔ چھوٹی بہنوں کی تعلیمی ضروریات میں بھی ان کی مدد کرتا تھا۔

میں بڑا خوش قسمت ہوں کہ ایم ایس سی کرنے کے بعد میرا تقرر کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ ہی میں لیکچرر کی حیثیت سے ہو گیا۔ مجھے اپنے پسند کی جاب مل گئی۔ پھر کئی برس اُسی مقدس پیشے سے منسلک رہا۔ اعلیٰ تعلیم امریکا میں حاصل کی۔ پھر وہاں کئی ملٹائی نیشنل کمپنیوں میں کام کرنے کا موقع ملا۔

میری شریکِ حیات مریم نے ہمارے گھر سے فارماسیوٹیکل کمپنی شروع کی۔ 2006 میں، میں نے بھی اس میں شمولیت اختیار کر لی۔ بچے بڑے ہوئے تو وہ بھی اس سفر میں ہمارے ہم سفر بن گئے۔ پھر ہم جلد ہی کامیابی کے عروج پر جا پہنچے۔ مجھے کہنے دیجیے کہ یہ صرف دو اشخاص کی کامیابی نہیں تھی، بلکہ پورے خاندان کی کامیابی تھی۔

پھر مجھے زندگی کے سب سے مشکل دَور سے گزرنا پڑا۔ 2020 میں مجھے چند مہینوں میں دو اسٹروک سہنا پڑے۔ دوسرا اسٹروک بہت شدید تھا، لیکن اللہ کا شکر ہے کہ میرے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں متاثر نہ ہوئیں۔ اُس دَور میں بھی مریم نے میری ہر طرح سے خدمت کی۔ قدرت نے مجھے بہت ہی سخت آزمائش میں مبتلا کر دیا۔ 30 دسمبر 2023 کو مریم خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔ یہ بہت بڑا صدمہ تھا، جو اَب تک مندمل نہیں ہو سکا۔

مشکلات نہ ہوں تو زندگی کو زندگی نہیں کہا جا سکتا۔ نا اُمیدی اور مایوسی کفر ہیں۔ ان کے آگے سر جھکانا شکست تسلیم کرنے کے برابر ہے۔ راستے میں جو مشکلیں آئیں، اُنہیں مشکل نہ سمجھیں، وہ تو آپ کی منزل کے سنگِ میل ہیں۔

میں نے ہمیشہ مشکلات کا مقابلہ کیا۔ ان ہی مشکلات نے مجھے جینا سکھایا۔ یہ امر میرے لیے باعثِ مسرّت ہے کہ مجھے زندگی کے آخری مرحلے پر اپنے ڈیپارٹمنٹ کی کچھ خدمت کرنے کا موقع ملا۔ آپ بھی ہمت نہ ہاریئے، مقابلہ کیجیے، پھر جب آپ کامیاب ہوں گے تو میری طرح، آپ کے لبوں پر بھی غالب کا یہ مصرعہ ہو گا۔

مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

1973 المنائی، مختصر تعارف

کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کراچی یونیورسٹی کا 1973 ایم ایس سی بیچ، یونیورسٹی کی تاریخ میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ اس بیچ کے تقریباً ایک سو بیس طلبا و طالبات نے ایم ایس سی کیا۔ یہ طلبہ صرف تحصیلِ علم ہی میں نہیں، بلکہ ہم نصاب سرگرمیوں، کھیل کود، گھومنے پھرنے اور شرارتوں میں بھی بڑی مہارت رکھتے تھے۔

پاس آؤٹ ہونے والے تقریباً پندرہ طلبہ کو کراچی یونیورسٹی کے کیمسٹری اور فارمیسی ڈیپارٹمنٹس میں لیکچرر اور ریسرچر اور HEJ میں ریسرچر تعینات کر دیا گیا۔

بعد میں 120 میں سے تیس سے زیادہ افراد نے پی ایچ ڈی کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ بیشتر طلبہ نے پی ایچ ڈی، امریکا، کینیڈا، برطانیہ اور دیگر ترقی یافتہ ملکوں سے کی۔ کئی کالجوں میں بطور لیکچرر، ملٹائی نیشنل اور انٹرنیشنل کمپنیوں اور مختلف سرکاری اداروں میں اہم عہدوں پر فائز ہونے والے افراد بھی خاصی بڑی تعداد میں تھے۔

1973 بیچ کے ان طلبہ نے 2023 میں اپنی تعلیم کی تکمیل کی گولڈن جوبلی سے پہلے، ''1973 المنائی'' تشکیل دے کر، کچھ کر گزرنے کا عزم کیا۔

گولڈن جوبلی تقریبات

گولڈن جوبلی تقریبات 19 اور 20 اکتوبر 2023 کو دو دن جاری رہیں۔

19 اکتوبر 2023 کو ڈیپارٹمنٹ کے آڈیٹوریم میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے مہمانِ خصوصی کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود عراقی تھے۔

تقریب سے پہلے ہی ڈیپارٹمنٹ کی ایک ریسرچ لیب میں جدید آلات کی تعداد میں اضافہ کیا گیا۔ لیب کی تزئین و آرائش بھی کی گئی۔ المنائی کے کئی افراد نے نہ صرف بلکہ اپنے دوستوں کے عطیات سے کیمسٹری کی درجنوں جدید کتابوں کو ڈیپارٹمنٹ کی لائبریری کا حصہ بنایا۔

تقریب میں ضیاء الرحمٰن ضیا کی تحریر کردہ تین ڈوکیومینٹری ''کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ''، ''ہمارے اساتذہ ہمارے معمار'' اور ''رفتگاں'' بھی دکھائی گئیں، جنھیں شائقین نے بہت پسند کیا۔

وائس چانسلر نے اپنی تقریر میں 1973 المنائی کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے اُمید ظاہر کی اس المنائی کی طرح کراچی یونیورسٹی کے دیگر شعبوں کے طلبہ بھی آگے بڑھیں گے۔ کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کی چیئر پرسن ڈاکٹر ریحانہ سعید نے ''1973 المنائی'' کی کاوشوں کو، دیگر طلبہ کے لیے نشانِ منزل قرار دیا۔

گولڈن جوبلی کے موقع پر ایک یادگار میگزین بھی شائع کیا گیا، جس میں 1973 المنائی کی کارکردگی کے ساتھ، اُن کے ارکان کی مختصر سوانح حیات بھی درج کی گئیں۔

20 اکتوبر کو آرٹس کونسل کراچی میں 1973 المنائی نے ایک محفلِ مشاعرہ منعقد کی جس کی صدارت کراچی یونیورسٹی کے ایک سابق وائس چانسلر

اور ممتاز شاعر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم نے کی۔ بعد میں حاضرین محفلِ سماع سے بھی محظوظ ہوئے۔

اُسی سال ''1973 المنائی'' نے اپنے کلاس فیلوز سے زکوٰۃ جمع کر کے مستحق طلبہ کی فیسیں بھی ادا کیں۔

گولڈن جوبلی تقریبات میں 1973 المنائی کی دو سرگرم شخصیات، ڈاکٹر التفات حسن ٹریفک حادثے اور ڈاکٹر ماہ طلعت شمیم اپنی بیماری کے سبب، پاکستان نہ آسکیں۔ اُن کی کمی یہاں بڑی شدت سے محسوس کی گئی۔

گولڈن جوبلی کی دوسری تقریب

''1973 المنائی'' کی ''دوسری گولڈن جوبلی تقریب'' کا اہتمام 8 ستمبر 2024 کو کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ میں کیا گیا۔ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے امریکا میں رہائش پذیر، پاکستانی نژاد ممتاز کیمسٹ رین، ڈاکٹر التفات حسن نے اپنی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ ''طلبہ ابتدائی برسوں میں کم نمبر آنے کے باوجود بھی، آئندہ سخت محنت کر کے معاشرے میں اپنا مقام بنا سکتے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''انہوں نے نامساعد حالات کے باوجود اپنا عزم بلند رکھا۔ شب و روز جدوجہد جاری رکھی اور ایک امریکی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کے لیے وظیفہ حاصل کیا۔ یہی نہیں، بلکہ اس کے بعد ہارورڈ یونیورسٹی سے پوسٹ ڈاکٹورل ریسرچ بھی کی۔'' انہوں نے بتایا کہ ''1973 المنائی کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ میں جدید آلات اور جدید کتابوں میں اضافے اور غریب طلبہ کی فیسوں کی ادائیگی کے ساتھ، آئندہ برس سے ڈیپارٹمنٹ کی عمارت کی خستہ حالت اور ایم فل اور پی ایچ ڈی کے لیے میرٹ اسکالرشپ کے اجراء پر بھی توجہ دے گی۔''

اس موقع پر بحرین یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم اختر نے ''جستجو'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں طلبہ کو آگے بڑھنے کی تلقین کی۔

اس تقریب میں کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کے 1973 بیچ کے دو قابلِ فخر طلبہ وسیم الحق اور شاہد احمد کے کارناموں پر مبنی ڈوکیومینٹریز پیش کی گئیں۔ انٹرویو ر تھے زاہد علی بیگ اور کوآرڈی نیٹر عابد ممتاز، انہیں ضیاء الرحمٰن ضیا نے تحریر کیا۔

تقریب کے اختتام پر 1973 المنائی کے ڈاکٹر التفات حسن اور کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کی چیئرپرسن ڈاکٹر ریحانہ سعید نے پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لیے ایک ہائی ٹیک واٹر کولر کا افتتاح بھی کیا۔

تقریبِ سپاس اور پینل ڈسکشن

28 اپریل 2025ء کو ''کراچی یونیورسٹی کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ 1973 المنائی (رجسٹرڈ)'' کے زیر اہتمام تقریبِ سپاس میں ڈیپارٹمنٹ کی تاریخ میں پہلی بار ایم فل اور پی ایچ ڈی کے طلبہ کے لیے سات میرٹ اسکالرشپس کا اجرا کیا گیا۔ یہ اسکالرشپس 1973 بیچ کے ایک ممتاز طالب علم ڈاکٹر التفات حسن کی جانب سے اپنے مرحوم والدین، محترم اکبر حسن اور محترمہ عزیز فاطمہ کے اعزاز میں ایک گراں قدر عطیہ ہیں۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ پھر ایک ڈوکیومینٹری ''ایک قدم اور آگے'' دکھائی گئی۔ اس میں ڈیپارٹمنٹ کے لیے جدید آلات کی فراہمی کے بعد جدید ہائی ٹیک واٹر کولر کی تنصیب اور بلڈنگ کے ایک حصے میں طلبہ کو مختلف آسانیاں فراہم کرنے کے اقدامات کے

ساتھ تزئین و آرائش کا احاطہ بھی کیا گیا۔ ڈوکیومینٹری میں طلبہ کے انٹرویو بھی شامل تھے۔ طلبہ کی بھرپور تالیاں، ان کے جذبات کی آئینہ دار تھیں۔ ڈوکیومینٹری ضیاء الرحمٰن ضیا نے تحریر کی۔ کوآرڈی نیٹر تھے زاہد علی بیگ اور عابد ممتاز۔

اس کے بعد ''سائنٹفک ریسرچ'' کے عنوان سے پینل ڈسکشن ہوئی، جس میں بیرونِ ملک کے ماہرین کے ساتھ ملکی ماہرین نے بھی طلباء و طالبات کے سوالات کے جوابات دیئے۔

1973 بیچ کے ایک اُستاد اور مشہور کیمیا داں پروفیسر ڈاکٹر عارف کاظمی نے کہا کہ دُنیا بھر میں سائنسی تحقیق میں مختلف اداروں کے ساتھ یونیورسٹیاں بھی بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں لیکن ہماری یونیورسٹیوں کے فنڈ میں مسلسل کٹوتی سے ان کی تحقیقی سرگرمیاں بہت محدود ہوتی جارہی ہیں۔ ہمارے ملک میں سائنسی ارتقاء کے لیے یونیورسٹیوں پر خصوصی توجہ اور وہاں ٹھوس منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ معدنیات اور کانکنی، ہماری ترقی کے نئے اُفق ہیں۔ ان شعبوں میں بڑے پیمانے پر ریسرچ ضروری ہے۔

کینیڈا کے ممتاز کیمیاں داں پروفیسر ڈاکٹر انجم سعید خان نے کہا کہ پروفیشنل لائف میں آنے سے پہلے آنرز اور ایم ایس سی ہی میں سائنٹفک ریسرچ کے شعبے میں جانے کے لیے ابتدائی تیاریاں کرنا چاہئیں۔ ریسرچ میں مایوسی کے بجائے ہر مرحلے پر سخت محنت اور حوصلے کی ضرورت ہوتی ہے۔

امریکا سے آئے ہوئے نامور کیمیاں داں پروفیسر ڈاکٹر محمد صالح شیخانی نے بتایا کہ ہم اپنے زمانے میں روزانہ رات دس بجے تک جامعہ کراچی کی لائبریری میں موجود ہوتے تھے، اسی لیے آنرز میں ڈیپارٹمنٹ میں اوّل آنے اور ایم ایس سی میں مجھے پوری سائنس فیکلٹی میں ٹاپ کرنے میں کوئی خاص مشکل نہیں ہوئی۔ آج کے طالب علم کو تو کمپیوٹر میں ایک کِلک پر ضروری کتاب تک رسائی ہوجاتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکا میں پی ایچ ڈی کرنے کے لیے اوسطاً پانچ سال لگتے ہیں، لیکن پاکستان میں پی ایچ ڈی کرنے میں سات، آٹھ سال صَرف ہوجاتے ہیں۔ اس مدّت کو جامعات میں جدید آلات، معیاری کیمیکلز اور سخت محنت سے کم کیا جاسکتا ہے۔

بحرین یونیورسٹی کے ممتاز سائنس داں پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم اختر نے اپنے ریکارڈ کیے ہوئے انٹرویو میں بتایا کہ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے مسلم دُنیا میں سائنسی تحقیق کی رفتار بہت ہی سست ہے، لیکن یہ درست نہیں۔ حقیقت میں 1990 سے 2020 تک، یعنی تین دہائیوں میں مسلم دُنیا کی سائنسی تحقیق کی رفتار میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اس مدّت میں مسلم دُنیا کے سائنس دانوں کے مختلف جرنلز میں شائع ہونے والے تحقیقی پیپرز کی تعداد یہ ہے:

(1) ترکی (4,83,735)، (2) ایران (4,8,463)، (3) مصر (1,74,463)، (4) سعودی عرب (1,69,713)، (5) ملائیشیا (1,42,874) اور (6) پاکستان (1,29,742)

اس کے علاوہ مسلم دُنیا میں تھیسیس میں بین الاقوامی سائنس دانوں کے حصہ دار بننے کے اعتبار سے سرفہرست یہ تین ممالک ہیں:

(1) متحدہ عرب امارات (83 فیصد)، (2) سعودی عرب (80 فیصد) اور (3) پاکستان (67 فیصد)

منسٹری آف پیٹرولیم اینڈ نیچرل ریسورس کے تحت سینڈک پروجیکٹ کی کیمسٹ اور ایس جی ایس پاکستان (پرائیویٹ) لمیٹڈ کی سابق ڈائریکٹر آپریشنز محترمہ تسنیم الیاس نے بتایا کہ ہمیں ''کلائمیٹ چینج'' کے مسئلے پر بدترین حالات کا سامنا ہے۔ یہ بنیادی طور پر ہمارا مسئلہ نہیں، بلکہ ترقی یافتہ ملکوں کی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی سرتوڑ کوششوں سے ہمیں یہ عذاب جھیلنا پڑرہے ہیں۔ عوام کو پانی کے بے دریغ استعمال سے روکنے، ٹریفک اور کارخانوں سے ہَوا میں پھیلنے والی آلودگی کو سائنسی تحقیقات اور بڑے پیمانے پر شجرکاری سے کم کیا جاسکتا ہے۔

کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کی موجودہ اُستاد پروفیسر ڈاکٹر فردوس عمران علی نے کہا کہ آج کے دَور کو AI یعنی آرٹی فیشل انٹیلیجنس کا دَور کہا جانے

لگا ہے۔ جہاں اس کے استعمال سے خاصے فائدے ہورہے ہیں، وہاں اس کے منفی پہلوؤں نے انسان کے مستقبل اوراس کے وجود کے لیے بڑے چیلنج پیدا کردیئے ہیں۔ یہ بھی مستقبل کی سائنسی ریسرچ کی ایک جہت ہے۔

سوالات کرنے والے طلباء وطالبات میں عاجر سجن، کاشان علی، آفاق احمد، محمد انس، حفصہ مرزا، شبنم، حرا اور یسریٰ شامل تھیں۔

ڈیپارٹمنٹ کی سابق اُستاد، پروفیسر ڈاکٹر زاہدہ مقصود نے اپنے شاندار اور پُراثر اشعار سُنا کر محفل کو نکھار بخشا۔

ڈیپارٹمنٹ میں ریسرچ کے لیے دی جانے والی میرٹ اسکالرشپس کے بانی ڈاکٹر التفات حسن کے طلبہ کے نام پیغام کو بھی پڑھ کر سُنایا گیا۔ اس پیغام میں اُنہوں نے اپنے والدین اور اپنی جدوجہد کو دلکش پیرائے میں بیان کرنے کے بعد طلبہ سے کہا ''آپ اپنے نصاب پر توجہ دیں۔ گریجویشن کرنے کے بعد اُس سے زیادہ محنت کریں۔ آپ کی تعلیم اور آپ کی جدوجہد، آپ کو بلندی پر لے جائیں گی۔ جب آپ بڑے مقام پر پہنچ جائیں تو آنے والے دوسرے طلبہ کی مدد کریں اور اپنی اس مادرِ علمی کو کبھی نہ بھولیں۔ ہم اسی طرح مل کر ایک بہتر مستقبل تشکیل دے سکتے ہیں۔''

اس کے بعد پروگرام کے کمپیئر زاہد علی بیگ نے اُردو کے مشہور شاعر ساحر لدھیانوی کی شاہکار نظم ''نذرِ کالج'' پیش کی، جس میں انہوں نے اپنے تعلیمی ادارے کو شاندار خراجِ تحسین پیش کیا تھا۔

اے وادئ جمیل مِرے دل کی دھڑکنیں — آداب کہہ رہی ہیں تیری بارگاہ میں
تُو آج بھی ہے میرے لیے جنتِ خیال — ہیں تجھ میں دفن، میری جوانی کے چار سال
تیری نوازشوں کو بُھلایا نہ جائے گا — ماضی کا نقش دل سے مٹایا نہ جائے گا

پھر تقریب میں وہ لمحات آئے جن کا سب بے چینی سے انتظار کررہے تھے۔ اعلیٰ تعلیمی اور تحقیقی ریکارڈ رکھنے والے ان سات طلبہ کو میرٹ اسکالرشپس دی گئیں۔ طوبیٰ عابد، حمیرا موسیٰ اور ناہید اختر (ایم فل) اور سحر بانو، شعیب، فائزہ قیوم اور شازیہ غفار (پی ایچ ڈی)

آخر میں، تقریب کی مہمانِ خصوصی، چیئرپرسن ڈیپارٹمنٹ، پروفیسر ڈاکٹر نسرین فاطمہ نے اپنے خطاب میں 1973 کی المنائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے جدید اور قیمتی آلات کی فراہمی، عمارت کی تزئین وآرائش کرنے اور میرٹ پر اسکالرشپس دینے کی جو مثالیں قائم کی ہیں، وہ کبھی فراموش نہیں کی جاسکیں گی۔

پروگرام کو کامیاب بنانے میں چیئرپرسن کی رہنمائی میں ڈاکٹر ریحانہ سعید، ڈاکٹر فردوس عمران علی، ڈاکٹر شازیہ نثار، ڈاکٹر شیخ محی الدین، ڈاکٹر ارسلان اور ڈاکٹر اسد سمیت دیگر اساتذہ نے اہم کردار انجام دیا۔

ایک بڑا چیلنج

29 اپریل 2025، منگل کا دن

کراچی شہر میں معمولاتِ زندگی رواں دواں ہیں

ٹی وی چینلز پر اچانک بریکنگ نیوز چیخنے لگی

اس خبر میں بتایا گیا کہ ''جامعہ کراچی کے قریب واٹر کارپوریشن کی 84 انچ قطر کی پائپ لائن، ایک بار پھر اچانک پھٹ گئی ہے۔ پانی کراچی یونیورسٹی اور وہاں موجود گھروں میں داخل ہوگیا ہے۔''

پانی نے اسٹاف کالونی سے کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کا رُخ کیا۔

پانی کا بہاؤ اتنا شدید تھا کہ کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ میں ہر سمت پانی ہی پانی دکھائی دے رہا تھا۔

پانی، ڈیپارٹمنٹ کی مرکزی بلڈنگ کی ایک حفاظتی دیوار کو توڑتا ہوا Basement میں داخل ہوگیا۔ چند ہی روز میں وہاں پانی کی سطح دس سے بارہ فٹ تک جا پہنچی۔ Basement میں چند کلاس رومز ہی نہیں ہیں، بلکہ وہاں کیمیکلز اور انسٹرومنٹس کا ایک بڑا ذخیرہ بھی تھا۔

ابتدا میں اندر جانا، ناممکن تھا۔ پانی کو باہر نکالنا بھی آسان نہ تھا۔ پاکستان نیوی نے ہیوی موٹرز اور پائپ فراہم کئے۔ کئی دنوں کی تگ ودو کے بعد پانی کی سطح کم ہوئی۔ پانی کی وجہ سے وہاں رکھے ہوئے کروڑوں روپے کے انسٹرومنٹس اور کیمیکلز ضائع ہوگئے۔ فرنیچر اور دَرودیوار کو بھی بہت نقصان پہنچا۔

کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کی چیئرپرسن کی درخواست پر 1973 المنائی نے Basement میں کام شروع کیا۔ یہ ایک بڑا چیلنج تھا۔ ایک جانب وقت سے جنگ تھی تو دوسری جانب محدود وسائل کا سامنا تھا۔

قدِآدم اسٹیل کی الماریاں پانی کے زور سے ایک دوسرے میں پیوست ہوکر رہ گئی تھیں۔ ان الماریوں میں رکھا ہوا ساز وسامان ہر سمت فرش پر بکھرا ہوا تھا۔ اپنے فن کے ماہرین نے چین اور گپّی کی مدد سے اُن الماریوں کو اُن کی مخصوص جگہوں پر پہنچایا۔

ضائع ہونے والے کیمیکلز اور ٹوٹ پھوٹ جانے والے انسٹرومنٹس اور دیگر ساز وسامان کو ہٹایا گیا۔ ڈیسک، دروازوں اور دیگر فرنیچر کو دوبارہ کارآمد بنایا گیا۔ چھت اور دیواروں پر رنگ وروغن کیا گیا۔ کلاس رومز میں نئے وہائٹ بورڈ نصب کیے گئے۔ نئی لائٹس نے اس کی چمک دمک میں مزید اضافہ کردیا۔

چند ہفتے بعد جب طلبہ اور اساتذہ Basement میں داخل ہوئے تو وہ ایک نیا منظر پیش کررہا تھا۔ یہ چیلنج اپنی مادرِ علمی سے والہانہ محبت کا ثبوت ہے۔ اس چیلنج کو 1973 المنائی کے ایک قابلِ فخر ساتھی شاہد احمد کے تعاون سے تکمیل تک پہنچایا گیا۔

جشنِ آزادی

ملک میں اگست کا مہینہ یومِ آزادی کے حوالے سے ایک تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔ 2025 میں ''جشنِ آزادی'' کی تقریبات پورے مہینے بڑے جوش اور ولولے سے منائی گئیں۔ اس کی بنیادی وجہ بھارت کے خلاف جنگ میں ہماری شاندار کامیابی تھی۔ 7 سے 10 مئی تک بھارت کے ''آپریشن سیندور'' کا جواب ''بُنیان ال مرصوص'' سے دے کر پوری قوم کو سُرخرو کر دیا۔

''جشنِ آزادی'' منانے میں کراچی یونیورسٹی بھی پیش پیش رہی۔ کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کے اساتذہ، طلبہ اور دیگر اسٹاف نے ''1973 المنائی'' کے ساتھ مل کر اس تقریب کو یادگار بنا دیا۔

اس موقع پر طلبہ نے پورے ڈیپارٹمنٹ کو بہت خوبصورتی سے سجایا تھا۔ اُس روز صبح، کراچی میں بہت تیز بارش بھی ہوئی تھی، لیکن اس کے باوجود طلبہ بڑی تعداد میں ڈیپارٹمنٹ میں موجود تھے۔

تلاوت اور نعت کے بعد کمپیئر زاہد علی بیگ نے ''قیامِ پاکستان میں طلبہ کے کردار'' کا مختصر جائزہ لیا۔ پھر جشنِ آزادی کی مناسبت سے 1988 میں ضیاء الرحمٰن ضیا اور پروڈیوسر ناظم الدین کی تخلیق کی گئی یادگار ڈوکیومینٹری ''قومی پرچم'' دکھائی گئی۔ اس کے بعد کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کے Basement کی بحالی پر بنائی جانے والی ڈوکیومینٹری ''ایک بڑا چیلنج'' پیش کی گئی۔ پھر بحرین یونیورسٹی میں کیمسٹری کے پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم اختر نے طلبہ سے خطاب کیا۔ ان کی تقریر کا موضوع تھا ''پڑھو پڑھاؤ، سیکھو سکھاؤ۔'' تقریر کے دوران وقفے وقفے سے بجنے والی زوردار تالیاں اس بات کا ثبوت تھیں کہ وہ یہاں کے طلبہ میں کتنے مقبول ہیں۔

پروگرام کے دوسرے حصے کی کمپیئرنگ سمرہ شیخ اور شبنم نے کی۔ طوبیٰ ظفر اور سیّد شاہ زیب نقوی نے قومی نغمے پیش کیے۔

اس موقع پر طلبہ اور اساتذہ کی پُرزور فرمائش پر پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم اختر نے بھی ایک قومی نغمہ سنایا۔ حاضرین نے اس نغمے میں اپنی آواز ملا کر اسے یادگار بنا دیا۔

آخر میں ڈیپارٹمنٹ کے طلباء و طالبات کو مختلف شعبوں میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر اسناد سے نوازا گیا۔

اس تقریب سے پانچ روز پہلے 14 اگست 2025 کو کینیڈا سے ''1973 المنائی'' کی ویب سائٹ کا اجراء کیا گیا۔ یہ کینیڈا میں رہائش پذیر دو المنائی دوست ناظم الدین اور سیّد ہاشم رضا تقوی کی جانب سے دیا جانے والا ایک یادگار تحفہ ہے۔ ناظم الدین بین الاقوامی شہرت یافتہ ڈوکیومینٹری پروڈیوسر اور سیّد ہاشم رضا نقوی ممتاز دانشور اور ویب کری ایٹر ہیں۔

kuchem1973alumni.com

عزمِ عالی شان

ہمارے جوش وجذبے اور ڈیپارٹمنٹ کے لیے کی گئی کاوشوں سے متاثر ہوکر امریکا کے شہر شکاگو میں مقیم ہمارے بیچ کے ایک متمول کلاس فیلو شاہد احمد نے اپنی مادرِ علمی، کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کے ایک بڑے ترقیاتی منصوبے کے لیے گراں قدر رقم کی پیش کش کی۔ اس سلسلے میں زاہد علی بیگ اور عابد ممتاز نے بنیادی کردار ادا کیا۔ چنانچہ 25 اپریل 2025 کو ڈیپارٹمنٹ کی Revamping کا منصوبہ بنایا گیا۔

تعمیرات کے کئی ماہرین کو کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کے سروے کی دعوت دی گئی۔ سول اور آرکیٹکچر کے اُن ماہرین نے کئی انسٹرومینٹس کی مدد سے مرکزی بلڈنگ کا ہر پہلو سے جائزہ لے کر اپنی رپورٹ پیش کی۔ اس دوران ایک بڑی مشکل کا اُس وقت سامنا کرنا پڑا، جب 1960 کی دہائی میں تعمیر ہونے والے اس کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کے نقشے دستیاب نہ ہوسکے۔ چنانچہ Basement سمیت چار منزلوں کے تمام کمروں کی لمبائی، چوڑائی اور اُونچائی کی پیمائش کے بعد دوبارہ نقشے ترتیب دیئے گئے اور ماہرین کے مشوروں کی روشنی میں نیا تعمیراتی منصوبہ تشکیل دیا گیا۔

5 اگست 2025 کو وائس چانسلر آفس میں، وائس چانسلر محترم پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود عراقی کی صدارت میں ایک اجلاس ہوا، جس میں کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ اور ''1973 المنائی'' کے ارکان شامل تھے۔ اسی روز مفاہمت کی یادداشت (MOU) پر دستخط کیے گئے۔ کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کی نمائندگی چیئر پرسن محترمہ پروفیسر ڈاکٹر نسرین فاطمہ، سینئر اُستاد ڈاکٹر شازیہ نثار اور ''1973 المنائی'' کے ارکان زاہد علی بیگ، سیّد عابد ممتاز، پروفیسر سیّد کامل شیر، پروفیسر محمد ضرار خان اور پروفیسر ضیاء الرحمٰن ضیا نے کی۔

مفاہمت کی یادداشت (MOU) پر دستخط اور کوٹیشنز کا جائزہ لینے کے بعد تمام تعمیراتی کام کا ٹھیکہ ایم ایس گلف کنسٹرکٹر کو دے دیا گیا۔ یہ ادارہ بڑے ملکی اور بین الاقوامی تعمیراتی کاموں میں بڑی شہرت رکھتا ہے۔ یہی نہیں، بلکہ اسے اس کام کی انجام دہی کے لیے ضروری وسائل اور ماہرین میسّر ہیں۔

''عزمِ عالی شان'' نامی اس تعمیراتی منصوبے کا آغاز 9 ستمبر 2025 کو ہوا لیکن اس سے پہلے Basement کا کام وہاں پانی بھرنے کے بعد ہی مکمل کرلیا گیا تھا۔ نئے تعمیراتی منصوبے کے تحت پہلے ڈیپارٹمنٹ کی دونوں عمارتوں (ایڈمن بلاک اور سینٹرل بلاک) کی ازسرِنو مرمّت کی گئی۔ دونوں عمارتوں کی چھتوں پر خصوصی توجہ دی گئی۔ بارش کے پانی کی نکاسی کے لیے سلوپ بنائے گئے تاکہ وہاں جمع شدہ پانی عمارت کو جو نقصان پہنچاتا تھا، مستقبل میں اس سے بچا جاسکے۔ دونوں عمارتوں کی چھتوں پر چار انچ موٹائی تک پلاستر کیا گیا۔ پھر انتہائی اعلیٰ قسم کے کیمیکلز سے واٹر پروفنگ کی گئی۔ اس کی تزئین و آرائش کا کام جاری ہے۔

نیا، زیرِ زمین ٹینک بھی تعمیر کیا گیا۔ اس میں پانچ ہزار گیلن پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے۔ پانی، نکاسیٔ آب و کیمیکلز اور گیس کی پائپ لائنیں ناکارہ ہوچکی تھیں۔ یہ عمارت کو نقصان پہنچا رہی تھیں، اسی لیے انہیں جدید ترین پائپوں سے تبدیل کردیا گیا۔ الیکٹرک لائن کچھ بہتر تھی، لیکن کئی جگہوں پر وہ اپنی عمر کو پہنچ چکی تھی، اسی لیے وہاں نئے تار لگائے گئے۔ ناکارہ اور پُرانے سوئچ بورڈ وغیرہ جدید طرز کے سازوسامان سے مزّین کردیئے گئے۔ تمام منزلوں پر موجود ہر باتھ روم کو جدید فٹنگز سے آراستہ کیا گیا۔ تینوں منزلوں کی پینٹنگ مکمل کرلی گئی ہے۔ کھڑکیوں کے شیشے بھی تبدیل کردیئے گئے ہیں۔ لیبارٹری فرنیچر کے بیشتر حصّوں کی مرمّت، نئے ٹیبل ٹاپ کے ساتھ کی گئی ہے۔

پرانی عمارت کی ازسرِنو، نئی عمارت کی تعمیر کے مقابلے میں بے حد مشکل کام ہوتا ہے، کیونکہ پرانی عمارت میں نئے نئے مسائل سامنے آتے ہیں۔ یہاں بھی ایسا ہی ہوا۔ جب کبھی کوئی مشکل پیش آئی، اسے باہمی گفت وشنید سے حل کرنے کی کوشش کی گئی۔

پہلے مرحلے کی تکمیل کے بعد، موجودہ اور اگلے سیمسٹر کے درمیانی وقفے میں تعمیر و تزئین کا دوسرا مرحلہ شروع کیا جائے گا۔ اہم کاموں کی فہرست تکمیل کے آخری مرحلے میں ہے۔ اینالیٹکل اور اِن آرگینک لیب کے لیے جدید ترین لیبارٹری فرنیچر چین سے درآمد کیا جارہا ہے۔ اس سلسلے میں آرڈر بھی دے دیا گیا ہے۔

Hi Tech Water Cooler Inauguration in 2024

Alumni 73 Golden Jubilee 2nd program 2024

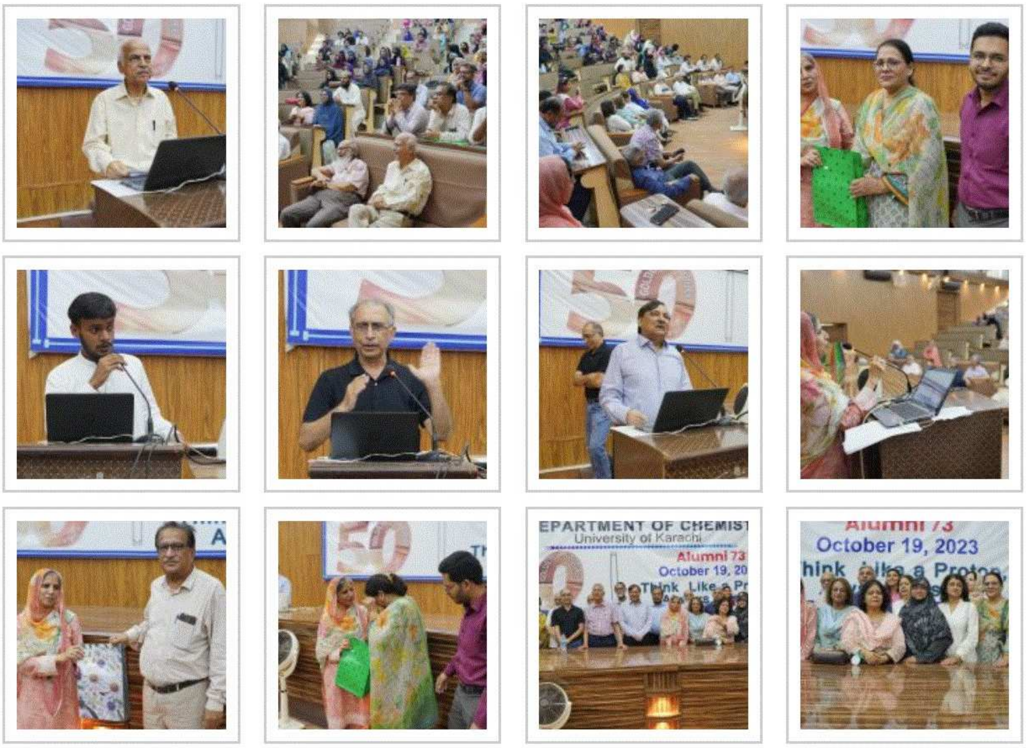

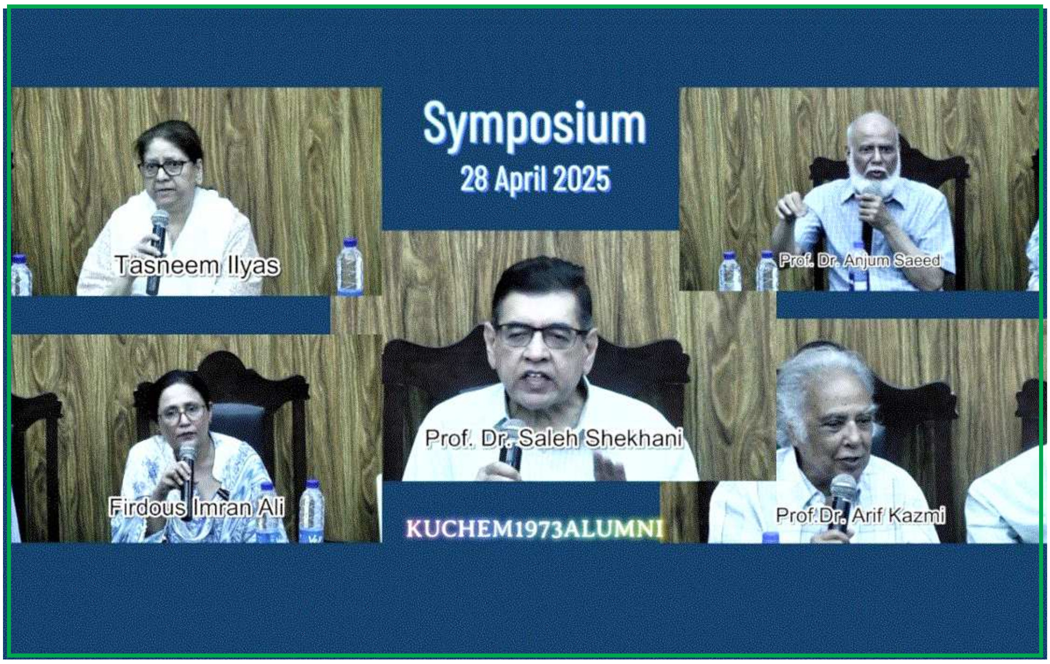

Basement After Renovation
KUCHEM1973ALUMNI

1973 المنائی اور کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ
کے ساتھ جشن آزادی 2025

Meeting with Vice Chancellor

History Making Event
خدمت کا ایک اور سنگ میل
KARACHI UNIVERSITY
CHEMISTRY DEPARTMENT
— 1973 —
ALUMNI®
7 Students Awarded
Akber Hasan & Aziz Fatima
Merit Scholarship

DEPARTMENT OF
CHEMISTRY
UNIVERSITY OF
KARACHI
Golden Jubilee
2nd Program
2024
Chemistry Department Alumni 1973
University of Karachi

عکس در عکس

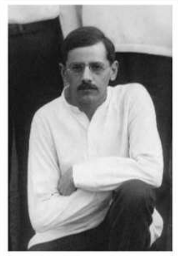

شاهد احمد

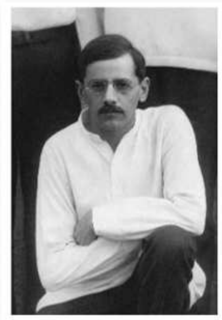

Shahid Ahmed (Founder)

Late Mariam S. Darsot (Founder)

NEXUS
PHARMACEUTICALS

Nexus Pharmaceuticals

From Vision to Vital Care

Where We Started

Founded in 2003 by chemists Mariam S. Darsot and Shahid Ahmed, Nexus Pharmaceuticals has been a pioneer in the pharmaceutical industry. We are a fast-growing company with a robust pipeline that has featured several first-to-market FDA-approved specialty drugs.

☼✷☼✷☼

What We Do

At Nexus Pharmaceuticals, we specialize in innovative processes to make difficult-to-manufacture injectable drugs easier to use, less labor-intensive, and more streamlined in practice. We ensure that our high-quality drugs fulfill a critical unmet medical need and deliver dependable life-saving treatment options when and where they're needed most.

☼✷☼✷☼

Where We're Going

We have many critical-need injectable medications in the pipeline, many of which have a history of shortages. Our ability to identify those shortages and meet market needs makes our efforts all the more critical to the medical community.

☼✷☼✷☼

Silent Walls, Speaking Science

Following information, slogans, quotation, has been taken from inside the walls of Nexus Pharmaceutical building.

Nexus pharmaceutical located in Prairie Highlands corporate park in pleasant Prairie Wisconsin.

Three stories 84,000 square feet high tech manufacturing facility.

Built on 16 acres of land.

The only project of its kind in the last 30 years.

250 million dollars investment over 10 years.

The facility will provide 77+ new high-tech manufacturing jobs.

Alice Ball was born to break barriers. She ended the Leprosy's centuries-old reign of terror at just 23.

Utilizing innovative solutions for efficient drug manufacturing.

Up to 30% less water consumption.

That brain of mine is something more than merely mortal.

As time will show Ada Lovelace.

Connecting molecules to medicine.

I was captured for life by Chemistry and by crystals.

DORTHY HOOGUN

Advanced isolator system with validated vaporized H2O2 De contamination cycles.

Capability to produce aseptic terminally sterilized and lyophilized products.

A state of the art quality control and microbiology lab.

Made in the USA,
for the USA

Resisting Shortcuts in a Culture of Speed

The contemporary pharmaceutical landscape is marked by rapid offshoring, cost cutting and shortcuts that often remain invisible to the end user. Nexus deliberately positioned itself against this current by maintaining **manufacturing within the United States** and investing heavily in compliance, quality systems and internal accountability.

This decision was neither easy nor inexpensive. Yet it reflects a long-term vision that prioritizes trust over immediacy. The company's leadership consistently emphasizes that medicines are not commodities like any other. They carry moral weight. They enter the bloodstream of human beings. They demand humility.

Innovation as Continuity, Not Disruption

In an age obsessed with disruption, Nexus has redefined innovation as continuity done right. Rather than acquiring products or companies for rapid portfolio expansion, it focuses on developing medicines carefully, from the ground up. Research and development are treated not as auxiliary functions, but as the engine of sustainable growth.

Today, Nexus Pharmaceuticals server over **5,000 hospitals across all 50 U.S. States.** Yet it resists defining success in numerical terms alone. The language used by the founder's children is telling. They speak of stewardship rather than ownership, of responsibility rather than dominance. Their ambition is not to be a loud presence in the market, but a dependable one.

When Chemistry Becomes a Moral Act

At its deepest level, the Nexus story invites reflection on the ethical dimension of chemistry itself. Every formulation is a choice. Every standard upheld or compromised reflects a value system. When chemistry is practiced with conscience, it becomes an act of service.

This story reminds us that the true measure of scientific achievement lies not only in innovation, but in intention. Not only in speed, but in care. Not only in growth, but in restraint.

In a World increasingly shaped by technology and scale, Nexus Pharmaceuticals stands as an example of what happens when science remains anchored to human purpose. It shows that chemistry, guided by integrity, can quietly save lives, one carefully prepared dose at a time.

(Reference: Article based on different YouTube videos)

The Nexus Pharmaceuticals Story

Where Science Meets Conscience

There are moments when science steps out of the laboratory and enters the moral landscape of society. In those moments, chemistry ceases to be a discipline defined by reactions and compounds alone. Its becomes a force that safeguards human life, alleviates suffering, and quietly upholds the fragile balance between health and hope.

The story of **Nexus Pharmaceuticals, as narrated by the children of its founder Shahid Ahmed,** belongs to this rare category. It is not simply the chronicle of a pharmaceutical company's growth. It is a reflection on purpose, restraint and the ethical weight that accompanies scientific capability. At its heart lies a simple yet profound conviction: life-saving medicines must reach patients swiftly, but never at the cost of quality or safety.

A purpose Born Out of Responsibility

Nexus Pharmaceuticals was founded with a clarity of intent that is increasingly uncommon in the global pharmaceutical industry. Its origin was not driven by market speculation or aggressive expansion, but by an awareness of a deep and persistent gap: the shortage of critical injectable medications and the very real human cost of those shortages.

Surgeries postponed. Treatments delayed. Lives placed at risk. These were not abstract statistics. They were the silent emergencies unfolding daily in hospitals. From the very beginning, Nexus defined its mission around the patient, recognizing that every vial produced might one day reach someone's parent, child, or loved one. This awareness shaped every decision that followed.

The Invisible Backbone of Modern Medicine

Few outside the medical profession realize that nearly **80 percent of medications administered in the United States are generic.** These medicines form the backbone of modern healthcare. They are trusted, widely used and indispensable. Yet their importance also makes them vulnerable to complacency.

Nexus chose a different path. Operating primarily in the demanding field of **sterile injectable drugs,** the company accepted the highest level of scientific and regulatory scrutiny. In this space, there is no margin for error. Purity, stability, sterility and consistency are not ideals; they are obligations. A single lapse can have irreversible consequences.

As regulatory standards, particularly those of the FDA, continue to tighten, Nexus has responded not with resistance, but with rigor. Ironically, this has resulted in several of its generic products achieving purity profiles that surpass older branded counterparts developed decades ago. It is a quiet reminder that scientific excellence is not bound by brand identity, but by discipline and method.

AZM-E-AALISHAN

MAGAZINE 2026

(English Section)

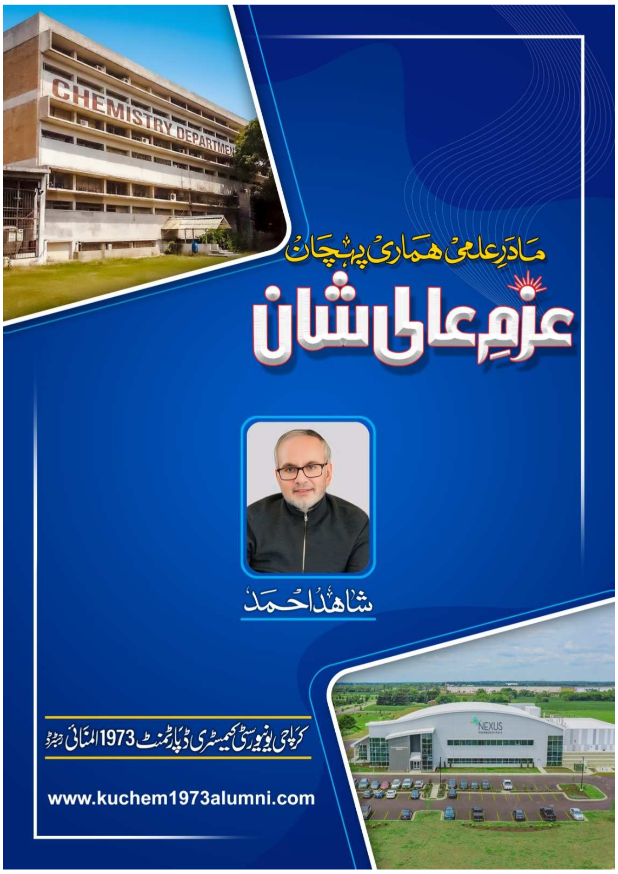

KARACHI UNIVERSITY
CHEMISTRY DEPARTMENT 1973 ALUMNI (Reg)
98, Mountain Heights Avenue
Lincoln Park, New Jersey, 07035
www.kuchem1973alumni.com